مشتعل مجمع خود حضرت کی بات بھی سننے اور ماننے کو تیار نہ تھا۔ ورنہ حضرت نے حملہ آوروں کو کہلوا دیا ہوتا کہ پانی بھیج دو اور جناب حسنینؑ کو زحمت نہ اٹھانا پڑتی۔ لیکن حالات کی سنگینی اور ماحول کی سختی کا اندازہ اسی سے کیا جا سکتا ہے کہ فرزندان رسولؐ کو حضرت نے اس خدمت پر مامور فرمایا اور رواداری کا ایک نقشِ دوام قائم کر دیا۔

دَورِ اقتدار میں رواداری کا شاندار مظاہرہ

خلافت ثالثہ کے خاتمہ پر جب مسلمانوں کی سیاسی کروٹ نے ایک مرتبہ پھر انھیں حضرت کے قدموں میں لا ڈالا اور روحانی منصب کے عامل کو دنیاوی اقتدار کی ذمہ داریاں بھی سنبھالنے پر مجبور کر دیا گیا تو رجعت پسند طاقتیں اکٹھا ہو کر پھر آپ کے مقابل آگئیں۔ اور غضب یہ ہوا کہ اپنے ناموس کا تحفظ کرتے ہوئے مسلمان حرم رسولؐ اللہ کو میدان جنگ میں لے آئے۔ جنگ ہوئی اور ہمیشہ کا فاتح اس میدان میں بھی فتحیاب رہا نظریاتی صداقت کی تائیدی جدوجہد تمام ہوئی تو نفس کی طہارت اور رواداری کی اہمیت کے مظاہرہ کا موقع آ گیا......تو فریق مخالف......حضرت ام المومنین کا احترام مدنظر رکھتے ہوئے حضرت امیر المومنینؑ نے ان کے تحفظ کا اہتمام فرمایا۔ اور ایک دستۂ فوج کی حفاظت میں مدینہ کی طرف ان کی مراجعت کا انتظام فرمایا۔

رواداری اور صلح پسندی کے یہ بے مثال مرقعے آج بھی تاریخ اسلام و انسانیت کے شاہکار ہیں۔ جو دنیا سے اور خصوصاً امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالبؑ کی غلامی کا دم بھرنے والوں سے مخالف ماحول اور متصادم معتقدات کی فضا میں بھی ایسے ہی علوی طرز عمل کے اپنانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

❁❁❁

ایک سے ایکا

م۔ر۔عابد

ایک کے نام پہ ایکا ہو تو کیا اچھا ہے
میل سے دوجا بھی اپنا ہو تو کیا اچھا ہے
چین کا راج ہی چھایا ہو تو کیا اچھا ہے
بیر سب دیس نکالا ہو تو کیا اچھا ہے
ایک کے سب ہیں، سبھی ایک بھی ہو جائیں کہیں

اتحاد

تذہیب نگروری، لکھنؤ

یارو! بہت عظیم عبادت ہے اتحاد
ہر عہد ہر صدی کی ضرورت ہے اتحاد
ہے تفرقہ تمہارے لئے موت کا سبب
ملت کی زندگی کی ضمانت ہے اتحاد

اِتَّحِدُوْ اِاتَّحِدُوْا

حیات قطرہ کی ہوتی ہے صرف پل دو پل
جو بننا چاہو سمندر تو ایک ہوجاؤ
ہر ایک سمت نظر آئے بس خوشی ہی خوشی
جو چاہتے ہو یہ منظر تو ایک ہوجاؤ